بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۳

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۰ شہادت ۱۳۴۷ھش ۲۱ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء	نمبر ۸۵

63

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی کچھ تکلیف باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

○ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ مورخہ ۱۷/۴/۶۸ کو ڈاکٹروں نے معائنہ کیا اور بتایا کہ سانس کی نالیوں میں انفکشن اور ورم ہے اور اس کی وجہ سے شدید اعصابی Depression اور کمزوری ہے۔ علاج جاری ہے لیکن ابھی فرق نہیں پڑا۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(نائب وکیل التبشیر)

امریکہ کی احمدی جماعتوں کے لئے درخواست دعا

امریکہ میں آجکل نسلی فسادات ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہاں بہت جان اور مال کا بہت نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امریکہ کے سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت سے محفوظ رکھے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حالیہ اطلاع سے جو امریکہ سے موصول ہوئی ہے معلوم ہوا ہے کہ سب احمدی بھائی اور بہنیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(نائب وکیل التبشیر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے آپ کو ہر آن خدا تعالیٰ کا محتاج جاننے اور اس پر بھروسہ رکھنے کا نام اسلام ہے

اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کیلئے بھی انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے

"بات یہ ہے کہ ہر آن میں اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا۔ اپنے آپ کو ہر آن میں خدا کا محتاج جاننا اور اس کے آستانہ پر بھروسہ رکھنا یہی اسلام ہے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر اسلام کے طریق کو اختیار نہیں کرتا اور اس پر قدم نہیں مارتا تو پھر اس کا اسلام ہی کیا ہے؟ اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا۔ ذرا سوچ کر دیکھو کہ اگر انسان کو ایک سوئی نہ ملے تو اس کا کس قدر حرج ہوتا ہے تو پھر کیا خدا کا وجود ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت انسان کو نہ ہو اور اس کے وجود کے بغیر وہ زندہ رہ سکے۔ جب تک انسان کو صحت، مال، اقتدار حاصل ہوتا ہے تب تک تو اس کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ اسباب پر توکل اور بھروسہ کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا محتاج نہ جانے لیکن جب مصائب اور مشکلات آکر پڑتے ہیں تو اس وقت یہ مذہب خود بخود بدلنا پڑتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مصائب اور شدائد کا نشانہ رہتے ہیں ان کا مذہب ہی اور ہوتا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو طاقت والا ہو اور ہمیں پناہ دے سکے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹۷-۱۹۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (بالغ ناتہ) کم از کم دوسو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے۔ ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

جامعہ نصرت ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطاب

اس ادارہ میں تعلیم پانے والی بچیاں اسلام کا عملی نمونہ ہونی چاہئیں

قرآن کریم نے بھی ایک کانووکیشن (یوم موعود) کا ذکر کیا ہے جبکہ انسانی اعمال کا نتیجہ ظاہر ہوگا

اُس امتحان کے دس پرچے ہیں جو اس کے مکمل نصاب قرآن کریم میں بتائے گئے ہیں۔

اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دنیوی امتحانات کی نسبت بہت زیادہ محنت اور جدوجہد کرنی چاہیئے

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے ہال میں جامعہ نصرت ربوہ کی تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اہم تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انگریزی کا ایک محاورہ ہے

یُو لِو ٹُو لَرن (You live to learn) نئی نئی باتیں انسان ہمیشہ سیکھتا رہتا ہے۔ اس مختصر عرصہ میں جو مجھے اس ہال میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا میں نے یہ بات بھی سیکھی ہے کہ کبھی کبھی کانووکیشن (Convocation) کے موقعہ پر پرنسپل صاحبہ ایڈریس بھی پڑھ دیا کرتی ہیں۔ حالانکہ عام طور پر اس کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ جو رپورٹ یہاں پڑھی گئی ہے۔ یا میں امید رکھتا ہوں کہ پڑھی گئی ہوگی۔ اس وقت میں اس ہال میں موجود نہیں تھا لیکن چونکہ اس رپورٹ کی ایک نقل مجھے بھی بھجوادی گئی تھی۔ اس لئے میں پہلے اس کے متعلق کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں اور یہ جانتے ہوئے بھی اے عزیز بچیو آج کا دن آپ کا دن ہے (یَوْمُکُنَّ الْمَوْعُوْدُ) میں یہ باتیں کہنی چاہتا ہوں

پہلی بات

جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ نتائج کے خوشکن ہونے کے متعلق ہے نتائج خدا کے فضل سے بہت اچھے ہیں لیکن نتائج اس سے بھی اچھے ہو سکتے ہیں۔ عمل کے مختلف میدان ہیں۔ بعض میدان عورتوں کے ہیں اور بعض میدان مردوں کے ہیں اور بعض میدان عورتوں اور مردوں کے سانجھے ہوتے ہیں۔ سانجھے میدانوں میں مسلمان عورت نے کبھی مرد کے مقابلہ میں شکست کا اعتراف نہیں کیا۔ شکست کھانا یا نہ کھانا اور بات ہے۔ لیکن مسلمان عورت نے کبھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ اور ہمیشہ عورتیں ایسے میدانوں میں مردوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں جیسا کہ ایک شاعرہ (جو عائشہ تیموریہ نام کی عرب میں گزری ہیں۔) کے اشعار سے ظاہر ہوتا ہے وہ کہتی ہیں

مَا عَاقَنِیْ خَجَلِیْ عَنِ الْعُلْیَا وَلَا
سَدْلُ الْخِمَارِ بِلِمَّتِیْ وَ نِقَابِیْ
عَنْ طَیِّ مِضْمَارِ الرِّهَانِ إِذَا اشْتَکَتْ
صَعْبَ السِّبَاقِ مَطَامِحُ الرُّکَّابِ

کہ مجھ میں ایک مسلمان عورت کی حیا بھی موجود ہے اور ایک مسلمان عورت کی طرح میں پردہ بھی کرتی ہوں لیکن اس نقاب اور اس حیا نے مجھے اس بات سے روکا نہیں کہ میں ان میدانوں میں جو خدا نے عورتوں اور مردوں کے لئے سانجھے بنائے ہیں مردوں کا مقابلہ کروں اور ان سے کسی وقت آگے بڑھوں۔ جب بڑے بڑے سوار یا مرد مقابلہ کی سختی کا اظہار کر رہے ہوں۔ یہ ایک شاعرانہ خیال ہے کیونکہ شعروں میں اس کا اظہار کیا گیا ہے لیکن حقیقتاً یہ ایک شاعرانہ خیال نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کے ہر ورق پر ایک واضح اور ظاہر تنقید ہے

تاریخ کے ان اوراق پر

جو ان عمل کے میدانوں سے تعلق رکھتے ہیں جو مرد اور عورت میں سانجھے ہیں۔ آپ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ مردوں سے آگے بڑھ سکتی ہیں۔ بہت دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ یونیورسٹی بھر میں اس کالج کی ایک طالبہ لڑکوں سے آگے نکل گئی اور اس نے اوّل پوزیشن لی۔ پس ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ مردوں سے بھی اور دوسری مدمقابل لڑکیوں سے بھی آگے رہیں۔ اس جدوجہد کو قائم رکھنا اور اس احساس کو بیدار رکھنا بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اچھے نتائج آپ کے لئے اور اس ادارہ کے لئے مبارک کرے اور آپ کے بعد آنے والیوں

کو بھی توفیق دے کہ وہ اس سے بھی زیادہ اچھے نمبر لیں اور اس ادارہ کو توفیق دے کہ اس سے بھی زیادہ اچھے نتائج نکالے۔

(۲) رپورٹ میں ایک فقرہ یہ لکھا گیا ہے کہ

"جامعہ نصرت کے سٹاف کی اکثریت محنتی ہے۔ ان کے کامل تعاون اور اشتراکِ عمل سے صحت مندانہ تعلیمی ماحول پرورش پا رہا ہے۔"

محض صحت مندانہ تعلیمی ماحول پرورش پانے کے لئے اس ادارہ کو قائم نہیں کیا گیا بلکہ اس کے علاوہ اس پر اور بھی کئی مطالبے ہیں اور اس کے سٹاف پر

بہت سی ذمہ واریاں ہیں

جہاں تک یونیورسٹی کے نتائج کا تعلق ہے۔ اس ادارہ کا سٹاف صدر انجمن احمدیہ کے سامنے جواب دہ ہے۔ یہ انہیں خوش بھی کرسکتا ہے اور ان سے بعض باتیں چھپا بھی سکتا ہے۔ لیکن کچھ ذمہ واریاں اس کے سٹاف پر ایسی بھی ہیں جن کی جواب دہی ان کو اپنے رب کے حضور کرنی پڑے گی۔ اس رب کے سامنے جس سے وہ کوئی چیز چھپا نہیں سکتیں اور جس کو غلط طریق پر وہ خوش نہیں کرسکتیں۔ اور یہ ذمہ واری ایسی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور ذمہ داری ہو نہیں سکتی۔ پس آپ نے اس ادارہ میں تعلیم پانے والیوں کی تعلیم ہی کا خیال نہیں رکھنا بلکہ ان کو سچی اور حقیقی مسلمان عورت بنانے کے لئے بھی کوشاں رہنا ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں آپ سے آپ کا رب سوال کرے گا اور اس کے سامنے آپ کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ خدا کرے کہ اس وقت بھی آپ سرخرو ہوں اور آپ کا رب آپ سے خوش رہے۔

ایک بات

ڈسپنسری کے متعلق

کہی گئی ہے کہ وہ یہاں موجود ہی نہیں۔ جسے دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ کیونکہ کالج کا ایک ضروری حصہ ڈسپنسری بھی ہے۔ اور میں سمجھ نہیں سکتا کہ آپ اس کے بغیر کیسے گزارہ کر رہی ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج میں میرا یہ تجربہ ہے کہ صحت کے اخراجات کے لئے جو اٹھنی ماہوار طلباء سے لی جاتی ہے وہ ادویہ وغیرہ کے خرچ کو پورا کر دیتی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ آپ ہر طالبہ سے صحت کے اخراجات کے لئے اٹھنی ماہوار نہ لیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ وہ ضرور لیتی ہونگی۔ اس رقم میں سے جہاں تک دواؤں کا تعلق ہے تمام ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں اور پوری ہو جانی چاہئیں۔ ایک ڈسپنسر کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف انتظامیہ کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔ تا اکتوبر سے پہلے پہلے اس کا انتظام ہو جائے۔

مجلس دینیات

کا بھی اس رپورٹ میں ذکر تھا۔ اس سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج بنی نوع انسان کے دین کا جہاں تک تعلق ہے اس کا واسطہ قرآن کریم سے ہے اور اور قرآن کریم کے سوا اور کسی چیز سے نہیں۔ اس وقت ہمارے ہاتھ میں قرآن کریم کی جو بہترین تفسیر ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی کتب ہیں۔ اس لئے میں نے یہ سوچا کہ آپ کی کوششوں میں میں بھی کچھ حصہ دار بنوں۔

پس میں اس وقت اپنی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ ہر سال علوم قرآن اور علوم کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی مقابلہ کیا کریں۔ جو بھی کم سے کم معیار سے اوپر ہو اور وہ مقابلہ کرنے والیوں میں سے اول آئے۔ اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ سب لڑکیاں اس میں شریک ہوں گی تو ایسی لڑکی کو

64

ایک سال کی فیس بطور انعام

دیا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دے کہ آپ قرآن کریم سے وہ محبت کرنے لگ جائیں جس کا قرآن کریم آپ سے تقاضہ کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا آپ کے دل میں عظیم شوق پیدا ہو جائے۔

ایک بات جس کا رپورٹ میں ذکر ہے۔ وہ یوم والدین ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سال میں دو بار یہ دن منانا چاہیئے۔ عام طور پر ماں باپ یہ بھول جاتے ہیں کہ بچوں اور

بچیوں کی تربیت کی اصل ذمہ واری

ان پر ہے اور کالج یا مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ یا لجنہ اماء اللہ والدین کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ان کو ان کی ذمہ واری سے سبکدوش نہیں کرتے۔ لیکن عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جب ماں باپ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کر دیتے ہیں۔ یا اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کر دیتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

تربیت اولاد کے متعلق

ان کے کندھوں پر جو ذمہ واریاں ڈالی ہیں۔ ان سے وہ سبکدوش ہو گئے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس احساس کو بیدار رکھنے کے لئے کہ تربیت کی اصل ذمہ واری والدین پر ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے ہر سال کم از کم دو بار یوم والدین منائیں اور طلباء اور طالبات کی ماؤں۔ باپوں یا سرپرستوں کو (جیسی بھی صورت ہو) علاوہ اس چیز کے بتانے کے کہ ہم کس رنگ میں تمہارے بچوں کی تربیت کر رہے ہیں یہ احساس بھی دلائیں کہ بچوں کی تربیت کی اصل ذمہ واری آپ کی ہے۔ ہم آپ کے معاون اور خادم ہونے کی حیثیت سے ایک حد تک آپ کی

ذمہ واریاں نباہنے کی کوشش

کر رہے ہیں۔

میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ وہ والدین جو تعلیمی اداروں سے پورا تعاون کر رہے ہیں۔ ان کے بچے صحیح رنگ میں تربیت حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جو والدین اپنے بچوں کی خود بھی تربیت نہیں کرتے اور تعلیمی اداروں کی تربیت کو بھی پسند نہیں کرتے۔

اس معنی میں کہ کبھی تعلیمی اداروں کو بچے اور بچیوں کی بہبود کے لئے سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت ادارہ کے ذمہ دار افسروں کا دل دُکھ رہا ہوتا ہے ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں لیکن ایک ذمہ دار انسان بہرحال اپنی ذمہ داری کو نباہنے کی کوشش کرتا ہے۔ تعلیمی ادارے سے

والدین کے تعاون کا ایک بہت ہی اچھا نمونہ

جو میں نے دیکھا وہ آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک بچہ جو ہمارے کالج میں پڑھ رہا تھا وہ حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ) کی تحصیل کا رہنے والا تھا۔ اس کا باپ حافظ آباد کی تحصیل کے شیعوں کا سردار تھا۔ اس بچہ سے ایک ایسی حرکت سرزد ہو گئی جس کے نتیجہ میں تعلیمی ادارے عام طور پر ایسے بچوں کو رسٹی کیٹ (Rusticate) کر دیتے ہیں یعنی کالج سے نکال دیتے ہیں۔ ذاتی طور پر میں اس کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اس طرح بچے یا بچی کی عمر تباہ ہو جاتی ہے۔ مجبور ہو کر میں نے یہ طریق نکالا کہ اگر طالب علم اور اس کے والد خود رضامندی سے بدنی سزا قبول کر لیں تو کسی قدر جرمانہ کو یا فورسڈ مائیگریشن (Forced Migration) یعنی یہ حکم کہ اس کالج کو چھوڑ کر چلے جاؤ رسٹی کیشن (Rustication) کا قائم مقام بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بچہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس سے ایک ایسی حرکت سرزد ہوئی تھی کہ عام دستور کے مطابق اُسے کالج سے نکال دینا چاہیئے تھا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا میں نے اس کے والد کو بلایا اور اس کو کہا کہ اصل سزا تو اس بچہ کی رسٹی کیشن (Rustication) ہے لیکن میں وہ سزا دینا نہیں چاہتا اس لئے میں اس پر اتنا جرمانہ (میں نے ہیوی فائن Heavy Fine کیا تھا) کرتا ہوں اور اس کے ساتھ فورسڈ مائیگریشن (Forced Migration) اور چھ سوٹیاں۔ اور یہ سوٹیاں تم خود لگاؤ اور سارے کالج کے سامنے لگاؤ۔ گو وہ شخص تحصیل کے شیعوں کا لیڈر تھا لیکن مالی لحاظ سے وہ کافی کمزور تھا۔

اس نے بڑی شرافت سے بات کی

اور کہا جہاں تک جرمانہ کا سوال ہے آپ پوری تسلّی کر لیں کہ میں اتنا بھاری جرمانہ ادا ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاں تک سوٹیاں لگانے کا سوال ہے آپ اسی وقت حکم دیں اور کالج کے لڑکوں کو اکٹھا کریں میں اس کو سوٹیاں لگا دیتا ہوں۔ کیونکہ اگر اس لڑکے نے پڑھنا ہے تو اسی کالج میں پڑھنا ہے۔ اگر آپ اس کو کالج سے نکال دیں گے تو میں اسے اور کسی کالج میں داخل نہیں کروں گا اور اس کی عمر تباہ ہو جائے گی۔ آپ رسٹی کیشن (Rustication) سے اس لئے بچتے ہیں کہ اس کی عمر تباہ نہ ہو لیکن فورسڈ مائیگریشن (Forced Migration) سے بھی اس کی عمر تباہ ہو جائے گی کیونکہ میں اسے اور کسی کالج میں داخل نہیں کروں گا۔ میں نے دل میں کہا کہ اس کو آزمانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اُسے کہا بہت اچھا۔ اور میں نے تمام کالج کو اکٹھا کر دیا اور اُسے کہا کہ وہ اپنے بچے کو سوٹیاں لگائے۔ ایک اور احمدی طالب علم بھی تھا جو اس بچہ کے گناہ اور غلطی میں شریک تھا میں نے اُسے اس اعلان کے ساتھ چھ سوٹیاں لگائیں کہ اس کا والد یہاں نہیں ہے اور میں بطور گارڈین اسے یہ سوٹیاں لگاتا ہوں۔ اسکے بعد میں وہاں سے آ گیا اور اس دوست کو کہا کہ وہ اپنے بچہ کو سارے کالج کے سامنے سوٹیاں لگائیں۔ چنانچہ اس نے اپنے بچہ کو چھ سوٹیاں لگائیں۔ وہ سوٹی بڑے زور سے لگاتا تھا اور ہر سوٹی پر یہ فقرہ کہتا تھا کہ "میں ایہہ اُلامہ نہیں لینا کہ جنّے زور نال میاں صاحب نے سوٹیاں ماریاں نے اس توں گھٹ زور نال میں سوٹیاں لگائیاں نے"۔ اس کے بعد وہ آ گیا اور میں نے خیال کیا کہ یہ شخص کالج سے پُورا تعاون کر رہا ہے اس لئے اس کو ایک حد تک معاف کر دینا چاہیئے کیونکہ اب اس کا بچہ ضائع نہیں ہو گا۔ چنانچہ اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے فورسڈ مائیگریشن (Forced Migration) والا حصّہ میں نے سزا سے نکال دیا اور جرمانہ جو غالباً ایک ہزار روپیہ تھا کم کر کے ایک سَو کر دیا اور وہ بھی ایک احمدی دوست نے ادا کر دیا تھا۔ بہرحال میں نے سمجھا کہ جو والد اس حد تک ہمارے ساتھ تعاون کر رہا ہے اس کے بچے کو کالج سے نکالنا درست نہیں ہے۔ اور خدا کے فضل سے پھر وہ بچہ بڑا اچھا رہا اور اس سے آئندہ کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہوئی اور وہ یہاں سے کامیاب ہو کر گیا۔ پس جب تک اور جس حد تک والدین تعلیمی اداروں سے تعاون کرتے رہیں اس وقت تک اور اس حد تک بچوں کی تربیت بھی صحیح ہوتی رہتی ہے ورنہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

سال میں دو بار یوم والدین منایا جائے

اور علاوہ ان باتوں کے جو اس موقع پر ہوتی ہیں والدین کو یہ احساس بھی دلایا جاتا رہے کہ تربیت کی اصل ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے یہ ذمہ داری ہماری نہیں ہمیں آپ اپنا معاون سمجھ لیں یا خادم سمجھ لیں یا جو مرضی ہے سمجھ لیں لیکن تربیت کی اصل ذمہ داری آپ کی ہے۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تا آپ کی بچیوں کی صحیح تربیت ہو اور آپ بھی ہمیشہ خوش رہیں اور ہمارے لئے بھی خوشی کا موقع پیدا ہو۔

میں نے شروع میں کہا تھا کہ آج کا دن کامیاب طالبات کا دن ہے اور یہ دن موعود دن ہے کیونکہ یونیورسٹی نے طلباء سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر وہ ٹھیک طرح سے پڑھائی کریں گی اور کم از کم امتحان میں پاس ہونے والے نمبر لیں گی تو انہیں پاس ہونے کی ایک سند دی جائے گی اور اس کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے گا۔ تو اے عزیز بچیو! آپ کو آپ کا یہ دن بہت ہی مبارک ہو اور آپ کے لئے آئندہ کے لئے بیشمار اور غیر متناہی خوشیاں لانے والا ہو۔ اس موقع پر میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ

قرآن کریم نے بھی ایک کانووکیشن (Convocation) کا ذکر کیا ہے

ایک یوم موعود کا اس نے ذکر کیا ہے اور اس یوم موعود کی بعض باتیں تو اس کانووکیشن (Convocation) کے ساتھ ملتی ہیں لیکن بعض باتیں اس سے مختلف بھی ہیں اور اصولی طور پر مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ

انبیاء میں فرماتا ہے:-

لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَ تَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ - (آیت ۱۰۴)

اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ ہر شخص یا ہر قوم کے لئے وہ گھڑی یا وہ دن بڑی پریشانی کی گھڑی یا دن ہوتا ہے جس گھڑی یا جس دن اس کے کاموں کا نتیجہ نکلنا ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ آپ امتحان دیتی ہیں اس کے لئے کئی مہینے پڑھائی کرتی ہیں تا اچھا نتیجہ نکلے۔ اور جس دن نتیجہ نکلنا ہو آپ بہت پریشان اور گھبراہٹ میں ہوتی ہیں۔ لیکن سب سے بڑی گھبراہٹ کا وہ دن ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ دن جب کسی کی محنت کے نتیجہ کا اعلان ہونا ہو بڑی پریشانی کا دن ہوتا ہے۔ کئی طالبات اور طلباء اس دن منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ کئی اپنے رولنمبر نہیں بتاتے۔ بہرحال اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ نتیجہ نکلنے کا دن اس ماحول میں۔ اس وقت میں۔ اس زمانہ کے لئے نہایت ہی پریشانی کا دن ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ اس انتہائی پریشانی کے دن کہ جب ساری زندگی کے اعمال کا نتیجہ نکلے گا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو کوئی غم نہیں پہنچے گا۔ اور اُس دن فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم پا کر ان سے ملیں گے اور ان کو یہ کہیں گے کہ یہ تمہارا دن ہے اور وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

غرض جس طرح دو سالہ تعلیمی محنت کا نتیجہ امتحان کے نتیجہ کی شکل میں نکلتا ہے اور پھر اس پر سند دی جاتی ہے اسی طرح قرآن کریم کی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ

ساری زندگی کے اعمال کا ایک دن نتیجہ نکلے گا

اور وہ دن اس شخص یا ان افراد یا اس قوم کے لئے کانووکیشن (Convocation) کی طرح 'ان کا دن' ہوگا۔ (یَوْمُکُمْ یہ تمہارا دن ہے) اور یہ وہ دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور جس دن پاس ہونے والوں کو فرشتے ملیں گے اور ان کو یہ بتائیں گے کہ آج تمہارا دن ہے۔ تمہارا نتیجہ اچھا نکل رہا ہے اور ہم تمہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

اِس یوم موعود پر' اس کانووکیشن پر تو ایک سند دی جاتی ہے قرآنِ کریم کہتا ہے کہ اُس دن ایک کتاب دی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ ھَآؤُمُ
اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ - اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَہْ فَھُوَ
فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ - (سورۃ الحاقہ)

چونکہ اُس یوم موعود پر صرف پاس ہونے والے یا پاس ہونے والیاں ہی جمع نہیں ہوں گی بلکہ پاس ہونے والے اور پاس ہونے والیاں۔ اسی طرح فیل ہونے والے اور فیل ہونے والیاں اس میدانِ کانووکیشن (Convocation) میں جمع ہوں گے اس لئے نتیجہ کے اظہار کے لئے قرآن کریم نے یہ قانون بتایا ہے کہ پاس ہونے والوں کو دائیں ہاتھ میں سند دی جائیگی اور فیل ہونے والوں کے بائیں ہاتھ میں سند دی جائے گی۔ اس کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا جائے گا اور یہ احساس دلایا جائے گا کہ تمہیں محض سند نہیں ملی بلکہ سند کے نتیجہ میں جو کچھ ملنا چاہیئے تھا وہ بھی تم کو مل گیا ہے۔ ہمارے کانووکیشن (Convocation) میں ایسا نہیں ہوتا۔

جیسا کہ مَیں ابھی بتاؤں گا کہ اس دنیوی یونیورسٹی کے کانووکیشن اور اس

65

یوم البعث کی کانووکیشن

میں بہت سے بنیادی اختلاف ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہاں صرف پاس ہونے والے اور پاس ہونے والیاں آتی ہیں اور سند لے کر چلی جاتی ہیں لیکن وہاں پاس ہونے والے اور پاس ہونے والیاں اور فیل ہونے والے اور فیل ہونے والیاں اکٹھی ہوتی ہیں۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ وہاں صرف سند ہی نہیں دی جاتی جو یہاں یونیورسٹیاں دیتی ہیں۔ دنیا کی یونیورسٹی سند دیتی ہے اور جو طالب علم فرسٹ ڈویژن میں آئے۔ ایک طرح اس کو یہ بھی کہتی ہے کہ تم اس بات کے مستحق ہو کہ اچھا سا اچھا جاب (Job) اور کام تمہیں ملے۔ لیکن وہ اس کی ذمّہ دار نہیں ہوتی۔ لیکن اُس کانووکیشن (Convocation) کے موقع پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں اس کا ذمّہ دار ہوں۔ وہاں ایک خالی سند یا ایک خالی کتاب آپ کے ہاتھ میں نہیں دی جائے گی بلکہ اس کے مقابلہ میں جس چیز کو بھی تمہیں ملنا چاہیئے تھا وہ تمہیں مل جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ملنے کے ساتھ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ کے الفاظ کہے ہیں کہ ایسا شخص بڑی پسندیدہ زندگی کا دن دیکھے گا یعنی سند کے ساتھ ہی انعام شروع ہو جاتا ہے۔ اس دنیا میں پاس ہونے والے بعض احمدی بچے تنگ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سال ہو گیا ہے یا دو سال ہو گئے ہیں کہ یونیورسٹی سے بی۔ اے بی۔ ایس سی یا ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی کی سند لی تھی یا کسی اَور ادارے سے ہم پڑھے ہوئے تھے لیکن ہم ہر جگہ جاتے ہیں اور درخواستیں دیتے ہیں لیکن کوئی نوکری نہیں ملتی۔ لیکن وہاں سند بھی ملے گی اور ساتھ ہی جزا بھی ملے گی۔ تو یہ بڑا نمایاں اور بنیادی فرق ہے۔

پھر یہاں یہ ہے کہ گو بعض اوقات سند کے ساتھ جزا بھی مل جاتی ہے۔ چنانچہ بعض طلبہ کا ابھی نتیجہ بھی نہیں نکلتا اور ان کو بڑی اچھی جاب (Job) مل جاتی ہے لیکن اس کے مستقل ہونے کا کوئی ذمّہ دار نہیں ہوتا۔ بیچ میں رخنے آ جاتے ہیں۔

ہمارے ایک احمدی دوست

انگلستان سے انجنیئرنگ پاس کر کے آئے۔ یہاں آتے ہی ان کو پندرہ سولہ سَو کی نوکری مل گئی۔ جب دو سال تک پندرہ سولہ سَو ماہوار خرچ کرنے کی عادت پڑ گئی تو ایک دن ان کی فرم نے ان کو بُلایا اور کہا۔ آج سے آپ کو فارغ کیا جاتا ہے۔ وہ بڑے پریشان ہو کر میرے پاس آئے۔ مَیں نے ان کو سمجھایا کہ آپ پر یہ ظلم ہوا ہے کہ آپ کو پندرہ سولہ سَو ماہوار ملنے لگ گیا تھا ہمارے ملک میں آپ کی قابلیت کے آدمی کو عام طور پر سات آٹھ سَو روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ اب اس وہم میں نہ رہنا کہ جب تک پندرہ سولہ سَو کی نوکری نہیں ملے گی مَیں نوکری نہیں کروں گا بلکہ جو نوکری بھی ملے وہ کر لو۔ چند ماہ تک وہ پریشان رہے پھر ان کو ایک اچھی نوکری مل گئی۔ غرض ہماری یہ یونیورسٹی سند تو دیتی ہے لیکن جاب کے مستقل ہونے کی ذمّہ داری نہیں لیتی لیکن وہاں کی کانووکیشن (Convocation) کے بعد اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان کیا ہے خٰلِدِیْنَ

فِیْھَا انہیں ایسی جنّتیں ملیں گی جن میں یہ نقص نہیں ہوگا کہ دو سال تک تو وہاں کا آرام ملا اور پھر پریشان کیا کہ ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے بلکہ

ابدی راحت کی جزا

وہاں دی جائے گی۔ دُنیا کی یونیورسٹیاں یہ راحت نہیں دے سکتیں اور نہ ہی دیتی ہیں۔

پھر ہماری دُنیا کی یونیورسٹیوں میں نتیجہ نکالنے کا یہ اصول ہے کہ مثلاً آپ نے اکنامکس کے پرچہ کے پانچ سوال حل کرنے تھے۔ ان میں سے تین سوال تو آپ نے ایسے حل کئے کہ ان میں سے ہر ایک پر فرسٹ ڈویژن کے نمبر مل گئے۔ لیکن دو سوال آپ نے ایسے کئے کہ ان پر آپ کو نچلے درجہ کے یعنی تھرڈ ڈویژن کے نمبر ملے۔ اب دنیا کی یونیورسٹیوں میں آپ کے کمزور سوال آپ کی ڈویژن کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن وہاں جو نتیجہ نکلے گا اس میں بالکل متضاد اصول برتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سورۂ زمر میں فرماتا ہے:۔

لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ۔ لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (۳۵، ۳۶)

یعنی اُس کانووکیشن (Convocation) کے نتیجہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ اگر آپ نے دس پرچوں میں سے جن کا میں آگے ذکر کروں گا چھ پرچوں میں نہایت اعلیٰ نمبر لئے اور چار میں بالکل معمولی نمبر یعنی صرف پاس مارکس (Marks) لئے تو آپ کا نتیجہ سب سے اچھے پیپر (Paper) کے مطابق بنا دیا جائے گا۔ یعنی اس دنیا میں کم نمبر ڈویژن کو گرا دیتے ہیں لیکن اُس دنیا میں اُس کانووکیشن (Convocation) کے موقعہ پر اچھے نمبر ڈویژن کو امپروو (Improve) کر دیں گے۔ اگرچہ بعض سوالات میں صرف پاس مارکس (Pass Marks) ہی لئے گئے تھے تو دونوں کانووکیشنز (Convocations) میں بڑا بنیادی فرق ہے۔ غرض وہاں جزا بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کے اصول کے مطابق دی جاتی ہے۔

پھر

ایک بڑا فرق

ان دونوں کانووکیشنز (Convocations) میں یہ ہے کہ یہاں سند سے پہلے بہت سی پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ امتحان لیا جاتا ہے تو اس کا نتیجہ نکلنے میں دیر لگتی ہے اور بڑی پریشانیاں رہتی ہیں۔ طالبات کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا نتیجہ نکلے گا۔ پھر جب نتیجہ نکل آتا ہے اور وہ پاس ہوتی ہیں تو ان کے دل میں بڑا شوق پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں سند ملنی چاہیئے لیکن یونیورسٹی ان کی اس خواہش کا احترام نہیں کرتی بلکہ کئی ماہ کے بعد اس کانووکیشن (Convocation) کے انعقاد کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس طرح دو مراحل پر بہت سی پریشانیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اُس یومِ موعود کا نتیجہ اسی وقت نکلے گا جب امتحان ختم ہوگا اور سند (کتاب) اُسی وقت دے دی جائے گی جب نتیجہ کا اعلان ہوگا اور عمل ختم ہوگا پھر نوکری تلاش کرنے کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی یا اپنا گھر بسانے کے لئے پریشانی کا مُنہ نہیں دیکھنا پڑے گا بلکہ اسی وقت جزا شروع ہو جائے گی۔ غرض بہت ہی پیاری ہے وہ کانووکیشن (Convocation) اور وہ یومِ موعود جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ تَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تم سے ایک دن کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمہارا موعود دن آج کا دن ہے اور اس سے بڑا انعام اَور کیا ہو سکتا ہے کہ تَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ آج خدا تعالیٰ کے فرشتے بشارتیں دینے کے لئے تمہارے پاس آئے ہیں۔ پس جتنی محنت ان دو سالوں میں ایک طالبہ کو یونیورسٹی کا امتحان پاس کرنے کے لئے اور یونیورسٹی کی سند لینے کے لئے کرنی پڑتی ہے اس سے کہیں زیادہ محنت اس کانووکیشن (Convocation) میں کامیاب ہو کر اس کی سند حاصل کرنے کے لئے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اُس کا اور اِس کا کوئی مقابلہ نہیں۔

جزا و سزا میں زمین و آسمان کا فرق ہے

ایک طالب علم جو دنیا کی کسی یونیورسٹی میں فرسٹ آتا ہے۔ اگر دو ہزار روپے کی نوکری بھی اس کو مل جائے اور وہ تیس سال نوکری کرے۔ تو اس کی ساری عمر کی کمائی سات لاکھ بیس ہزار بنتی ہے لیکن وہاں جو انعام ملے گا اس کی قیمت عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہے۔ اس سارے آسمان اور زمین کا اندازہ کریں انسان ششدر اور حیران رہ جاتا ہے کہ ان کی کیا قیمت ہوگی۔ زمین میں جتنے جواہرات ہیں۔ ہیرے ہیں۔ سونا اور چاندی اور دوسری دھاتیں ہیں ان کی ٹوٹل ویلیوایشن (Totale Valuation) تو ہمارے دماغ کے لئے ممکن ہی نہیں۔ پھر صرف یہ زمین ہی نہیں بلکہ ساری زمینیں آسمان اور ان میں جو سب کچھ ہے وہ اس میں شامل ہے۔ ان سب کی جو قیمت بنتی ہے اتنی قیمت اس جنّت کی ہے جو

اگر آپ کامیاب ہوں

(اور خدا کرے کہ آپ کامیاب ہوں) تو آپ کو بطور ایک کامیاب انسان کے اس سند اور اس کتاب کی جزا کے ملے گی یعنی آپ کامیاب ہوں گے تو وہ جنّت آپ کو مل جائے گی۔ پھر دو ہزار روپے ماہوار نہیں چار ہزار روپے ماہوار بھی مل جائے تو ساری عمر کی کمائی چودہ لاکھ چالیس ہزار روپے بنتی ہے اور اگر آٹھ ہزار روپے ماہوار بھی تنخواہ مل جائے تو ساری عمر کی کمائی اٹھائیس لاکھ اسّی ہزار روپے بنتی ہے اور اگر سولہ ہزار روپیہ ماہوار اس نے کمایا ہے۔ مثلاً وہ ڈاکٹر ہے اور اس کی پریکٹس اچھی چلتی ہے تو ساری عمر کی کمائی ستاون لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے اور اگر تیس سال سے زیادہ کمائی کرے اور یہ آمد ایک کروڑ روپیہ بھی ہو جائے تو کجا یہ ایک کروڑ روپیہ کی رقم اور کجا وہ قیمت جو زمین و آسمان کی لگائی جائے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ بہرحال وہاں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ جس دن نتیجہ نکلے گا اُسی دن کتاب (سند) ملے گی اور اسی دن جزا شروع ہو جائیگی اور پھر بیچ میں کوئی رخنہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذاتی

تعلق ہو گیا۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں اور بشارتیں مل گئیں۔ پھر اس دنیا میں تو کامیاب سے کامیاب آدمی کے لئے بھی یہ فقرہ نہیں بولا جا سکتا کہ لَھُمْ مَا یَشَآءُوْنَ کہ جو دل میں آیا وہ مل گیا۔ اس سے بڑی جزا اس سے بڑا انعام اس سے بڑا ثمر اور اس سے اچھا یوم موعود ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اس کے لئے ہمیں بہت زیادہ کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیئے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ اس امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے کتنے پرچے ہیں اور کون کون سے ہیں۔ قرآن کریم پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس امتحان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دس پرچے مقرر کئے ہیں اور بہترین نصاب مقرر کیا ہے۔ چونکہ اب کافی دیر ہو گئی ہے اس لئے میں مختصر الفاظ میں ان کا ذکر کروں گا۔

پہلا پرچہ ہے نفس کی قربانی

یعنی اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر اپنی گردن رکھ دینا اور اس کی رضا اور قضاء وقدر کو دلی بشاشت سے قبول کرنا یہ ایک خاص روحانی ذہنیت پیدا کرنے کا پرچہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ فلاں لڑکی ہر وقت مطالعہ میں مشغول رہتی ہے اس کا دھیان ادھر اُدھر نہیں جاتا۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرا امتحان ہے اس کا ایک پرچہ یہ ہے کہ تمہاری ذہنیت روحانی طور پر کیسی ہو اور میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرو کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہو اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کے فیصلوں کو قبول کرتے وقت دلی بشاشت کا اظہار کرو۔ یہ ہے پرچہ نمبر ا۔ اگر اسے ایک لفظ میں ظاہر کرنا ہو تو اس کا نام ہے "اسلام" اسلام کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اور دوسری کتب میں بھی۔ لیکن اسلام کے ایک ایسے معنے ہیں جو ایمان سے بھی ارفع اور اعلیٰ ہیں اور یہی معنے یہاں مراد ہیں۔

دوسرا پرچہ ہے

زبان کا اقرار۔ دل کا اعتقاد اور عملی زندگی میں صدق وصفا اور وفا کا ثبوت دینا یہ دوسرا پرچہ ہے۔ اس کا نام ہے ایمان۔ پہلا پرچہ ذہنیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ پرچہ اقرار اور اس اقرار کو عملی زندگی میں ثابت کرنے سے تعلق رکھتا ہے

تیسرا پرچہ ہے

اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت ایسے رنگ میں کہ اس کی عظمت اور ہیبت دل پر طاری ہو اور اپنی پستی اور تواضع کا احساس زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت جس دل پر جلوہ گر ہوتی ہے وہ اس کا اپنا کچھ باقی نہیں چھوڑتی اور یہ احساس پوری طرح زندہ اور بیدار کر دیتی ہے کہ وہ اپنی ذات میں لاشئ محض ہے۔ نیستی کا لبادہ وہ پہنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے گن گاتے ہوئے زندگی کے دن گزارتا ہے

اس پرچہ کے آگے کئی چیپٹر ہیں (Chapters) ہیں اس پرچہ میں یہ بھی آتا ہے کہ یہ رنگ کامل اطاعت کا پیدا نہیں ہو سکتا جب تک آخرت کا خوف نہ ہو یعنی جب تک اس یقین پر انسان قائم نہ ہو کہ کوئی امتحان ہونا ہے جب اس دنیا میں یونیورسٹی یہ اعلان کرے کہ بعض ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بی اے کا امتحان کن تاریخوں میں ہو گا۔ تو بہت سے طالب علم سست ہو جائیں گے۔ اسی طرح جس کو یہ یقین کامل نہ ہو یقین ناقص ہو یا بالکل یقین نہ ہو کہ آخرت حق ہے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کے حضور جواب دِہ ہونا ہے۔ ایک یوم موعود ہے۔ جس کی حاضری لازمی ہے اور اس دن دو قسم کی کتابیں دی جائیں گی۔ ایک داہنے ہاتھ میں اور ایک بائیں ہاتھ میں۔ اور پھر جس کو یہ یقین نہ ہو کہ اس دن ملائکہ بشارت دیں گے یا اللہ تعالیٰ کے قہر کے جہنم میں لے جائیں گے تو وہ تیاری نہیں کرے گا۔ پس اس پرچہ یعنی کامل اطاعت کے لئے ضروری ہے کہ آخرت پر ایمان کامل ہو اور اس دن کا خوف اس کے دل میں رہے لیکن محض خوف بعض دفعہ ناامیدی پیدا کر کے انسان کو مایوسی کا منہ دکھاتا اور اس کو بالکل نکما کر دیتا ہے اور وہ کوشش نہیں کرتا اس لئے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو بڑی امید دلائی ہے۔ اگر دو چیزیں سامنے ہوں۔ خوف اور رب کریم کی رحمت کی امید تو کامل اطاعت کی طرف انسان متوجہ ہو جاتا ہے اور اس کے لئے بڑی دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔

66

چوتھا پرچہ

تین حصوں پر منقسم ہے زبان حق گو۔ دل حق پرست اور جوارح عمل سے حق پر صداقت کی مہر لگانے والے۔ حق سے دور ہونا اللہ (جو رب العلمین ہے) سے دور ہونے کے مترادف ہے اور یہ جوہر تکونا ہے اس ہیرے کے تین اینگل (Angle) یعنی تین زاوئے ہیں۔ ایک کا زبان سے تعلق ہے دوسرے کا دل سے اور تیسرے کا جوارح یعنی اعضاء (عمل کرنے کی جو طاقتیں اور قوتیں دی گئی ہیں) سے۔

پانچواں پرچہ ہے

صبر سے کام لینا۔ یعنی جن چیزوں سے روکا جائے ان چیزوں سے رُک جانا اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نفسانی خواہشات کو دبائے رکھنا نیز راز دل کو افشا نہ کرنا۔ راز افشا کرنے سے اس دنیا کے معاشرہ میں بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً آپ کو آپ کی کوئی سہیلی اپنے اعتماد میں لے کر اپنی راز کی کوئی بات بتاتی ہے اور آپ اسے عام کر دیتی ہیں۔ مثلاً وہ آپ کو یہی بات بتا دیتی ہے کہ میری والدہ یا میرے والد کا خط آیا ہے کہ تم بی اے پاس کر کے جب گھر آؤ گی تو ہم تمہاری شادی کا انتظام کر دیں گے اور یہ کوئی بُرا بات نہیں لیکن عورت میں اللہ تعالیٰ نے حیا کا مادہ رکھا ہے۔ اگر وہ کسی سہیلی کو یہ راز بتا دیتی ہے اور وہ اسے عام کر دیتی ہے تو تمام لڑکیاں اسے چھیڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو نمبر کٹ گئے آپ کے۔

پھر صبر سے کام لینے میں ہی یہ بات بھی آتی ہے کہ شیطانی حملوں کا شجاعت اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اور اس میں یہ بات بھی آتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آزمائش کی خاطر اور امتحان کے لئے مصائب نازل کرے تو اس وقت جزع فزع نہ کرنا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا۔

چھٹا پرچہ ہے

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا۔ یہ بھی بڑا اہم پرچہ ہے (دیکھیں تو سارے ہی پرچے بڑے اہم ہیں) یعنی رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کے انکسار اور ایک قسم کے خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزوجل کی طرف دل کو لگانا یعنی عاجزی خالی نہیں بلکہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا۔ ایک شخص جو صرف عاجزی اختیار کرتا ہے وہ عاجز آجاتا ہے اور یہ بہت بڑی

بات ہے۔ لیکن کوشش اور تدبیر پوری کرنا اور پھر یہ سمجھنا کہ میرے اندر کوئی طاقت نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یونیورسٹی کا کوئی امتحان ہو یا دنیا کی کوئی اور کوشش ہو۔

ساتواں پرچہ ہے

حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا اور رب کی خاطر صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دینا

آٹھواں پرچہ ہے

اللہ تعالیٰ کے حکم سے جائز چیزوں سے بھی رُکے رہنا یعنی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے استعمال کرنے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ وہ مباح ہیں حلال ہیں۔ لیکن بعض مواقع پر بعض کے لئے (گو وہ طیب چیزیں ہیں اور عام حالات میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ میں نے آپ کے لئے حلال قرار دی ہیں) اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم انہیں استعمال نہ کرو۔ یہ بتانے کے لئے اور یہ احساس پیدا کرنے کے لئے کہ تم نے حلال چیزوں کو بھی استعمال کرنا ہے تو کسی حق کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ میں کہتا ہوں کہ یہ چیزیں تمہارے حلال ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مثلاً میں نہیں کہتا ہوں کہ یہ بہترین گندم کا پکا ہوا نان ہے۔ لیکن تم یہ نہ کھاؤ۔ حالانکہ بہترین گندم کا پکا ہوا نان ہر وقت کھانا جائز ہے۔ لیکن ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ گو یہ نان جس گندم سے پکا ہے وہ گندم کی قسموں میں سے بہترین قسم ہے پھر یہ مشین میں پسے ہوئے آٹا سے بنا ہے اور وہ آٹا آٹے کے لحاظ سے بہترین ہے پھر جن ہاتھوں نے اس آٹا کو گوندھا ہے وہ بہترین ہاتھ ہیں۔ اور ان ہاتھوں نے دعائیں کرتے ہوئے آٹا گوندھا ہے۔ پھر یہ نان اس لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے کہ جن ہاتھوں نے اسے پکایا ہے انہوں نے خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کو پکایا ہے۔ غرض اس میں ساری خوبیاں ہیں لیکن میرا حکم ہے کہ اسے نہ کھاؤ۔ میں نے عارضی طور پر اسے تم سے چھین لیا ہے تو باوجود اس کے کہ بہترین نان ہے وہ۔ خدا کے ایک بندے اور ایک بندی کا یہ فرض ہے کہ جب اس جائز چیز سے بھی خدا اسے روکے تو وہ رُک جائے۔ پھر مثلاً پینے کا پانی ہے۔ گو وہ بڑا اچھا پانی ہے۔ گلے سے بآسانی اتر جاتا ہے اور میٹھا ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔ پھر وہ بہترین چشمہ یا بہترین نہر کا پانی ہے۔ لیکن ایک وقت خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ میں ساری عمر تمہیں پانی پینے کی اجازت دیتا ہوں۔ لیکن اس وقت میں کہتا ہوں کہ تم یہ پانی نہ پیو تا تمہارے دل میں یہ احساس قائم رہے کہ جب ہم پانی پی رہے تھے اُس وقت بھی ہم اپنے کسی حق کی وجہ سے نہیں پی رہے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے پی رہے تھے۔ ایک وقت میں خدا کے ایک بزرگ نے ایک فوج کو ایک خاص نہر سے پانی پینے سے منع کر دیا تھا۔ اب پانی حرام تو نہیں تھا۔ نہ وہ دن ان کے لئے روزوں کے دن تھے۔ لیکن ان سے ایک امتحان لیا گیا تھا جس میں بعض کامیاب ہوئے اور بعض ناکام ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہارے دلوں میں یہ احساس زندہ ہو اور قائم رہے کہ جو جائز کام بھی تم کرتے ہو وہ میری اجازت سے اور میرے منشاء کے ماتحت کرتے ہو اور اسی لئے جب تمہیں بعض چیزوں سے روکا جائے تو تم رُک جاتے ہو۔ اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر تم اس خوشخبری کو بھی سن لو کہ تمہارا انعام میں ہوں اور میں تمہیں مل جاؤنگا میرے ساتھ تمہارا زندہ تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور دیدار الٰہی کی نعمت تم حصہ پاؤ گے۔

نواں پرچہ

اس نصاب کا اپنی عصمت اور عفت کی حفاظت کرنا ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ جتنے بھی حواس اور طاقتیں ہیں ان کو غلط استعمال سے بچائے رکھنا تا انسان اپنے رب کریم کی نگاہ میں ذلیل نہ ٹھہرے

دسواں پرچہ

یہ ہے کہ اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو یاد الٰہی میں گذارنا (یہ ذکر کا پرچہ ہے) اور ذکر عرفان اور بصیرت سے کرنا علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہوئے اور یقین رکھتے ہوئے اس کی تسبیح کرنا اور اُسے تمام صفاتِ حسنہ سے متصف یقین کرتے ہوئے اپنے عمل اور قویٰ سے اسکے احکام کی تعمیل کرنا۔

یہ پرچہ مشکل بھی ہے اور آسان بھی ہے۔ آسان اس لئے ہے کہ اس کی وجہ سے انسان دنیوی کاروبار سے رُکتا نہیں۔ انسان اس دنیوی عارضی زندگی میں بھی بہت سے کام کرتا ہے۔ اور اُسے کرنے پڑتے ہیں۔ ان کاموں کے کرنے کے نتیجہ میں وہ اس ذلیل زندگی کی ذلت پر مہر لگاتا ہے یا اس ذلت کو دُور کر کے وہ اپنی عزت کی زندگی بنا لیتا ہے۔ بہرحال کئی قسم کے کام ہیں جو اسے کرنے پڑتے ہیں۔ یہ کام کرتے ہوئے (الا ماشاء اللہ بعض استثناء بھی ہیں۔ ان استثنائی باتوں کو چھوڑ کر) آپ ذکرِ خدا میں مشغول رہ سکتے ہیں۔ سوتے وقت بھی اگر بیداری کی انتہا

خدا کی تحمید اور تسبیح

پر ہو تو خدا کہتا ہے کہ تمہارا سونا بھی اسی رنگ میں شمار ہو جائے گا کہ گویا تم اسی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے سونے کے لمحات کو گذارتے ہو۔ غرض چونکہ ذکر الٰہی اس دنیوی زندگی کے کاموں میں روک نہیں اسلئے یہ بہت زیادہ آسان ہے لیکن یہ دنیا انسان کے دل میں بعض نامعقول، بعض بیہودہ، بعض غلط بعض لایعنی خواہشات اور جذبات پیدا کر دیتی ہے اور انسان ان کے متعلق سوچنے لگ جاتا ہے یا باتیں کرنے لگ جاتا ہے اور بعض باتوں پر بشاشت کا اظہار کرتا ہے اور ذکر الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ مثلاً والی بال ہے یہ ایک کھیل ہے جو تم کھیلتی ہو۔ اب والی بال کھیلنا صحت کے لئے ضروری ہے اور ورزش ضرور کرنی چاہیئے اور باقاعدگی کے ساتھ روزانہ کرنی چاہیئے لیکن والی بال کے میدان میں اگر آپ کوشش کریں تو یہ بھی کر سکتی ہیں کہ بال کو ہاتھ لگاتے وقت بھی آپ سبحان اللہ کہیں۔ اگر آپ اس طرح کریں تو بال اسی طرف جائے گا۔ جس طرف آپ اُسے پھینکنا چاہتی ہیں۔ آپ سروس کرتے وقت سبحان اللہ کہہ کر بال پھینکیں تو بال کی اڑان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن آپ کے ثواب میں بڑا فرق پڑ جائے گا۔ پھر بال کو ریسیو (Receine) کرتے ہوئے بھی آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہ سکتی ہیں۔ نیز کھیل کے بعد اگر آپ (جیسا کہ بعض کو یہ عادت ہوتی ہے اور میرا مشاہدہ ہے) عصر اور مغرب کے درمیان جو کھیل کھیلی گئی تھی اس کے متعلق باتیں کرتی رہیں تو آپ اپنے ثواب کو ضائع کر لیں گی۔ اس قسم کے جذبات اور شوق اور خیالات، ذکرِ الٰہی میں مخل ہو جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ پرچہ بڑا مشکل ہے لیکن جو شخص اس دنیا میں اپنے توازن کو قائم رکھتا ہے اس کے لئے یہ مشکل نہیں بڑا آسان ہے اور مفت کے ثواب کے حصول کا طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تم کام بیشک کرتے رہو مگر مجھے نہ بھولنا اس کا میں تمہیں ثواب

دے دوں گا۔

پس

یہ دس پرچے ہیں

جن میں پاس ہونے کے لئے انتہائی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی یا دوسری یونیورسٹیوں کی طرح نتیجہ کمزور جوابات کے معیار پر نہیں ہوگا۔ یعنی جو سوالات تم کمزور کروگے وہ تمہاری ڈویژن کو کمزور نہیں کریں گے بلکہ جو سوال تم اچھے کروگے وہ تمہاری ڈویژن کو اونچا کردیں گے پس یہ بڑی نعمت ہے۔ بڑی عطا ہے خدا تعالیٰ کی۔

غرض یہ دس پرچے ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ سلیبس ہے اور اس کے لئے کتاب کونسی پڑھنی ہے؟ قرآن کریم۔ یعنی ان دس پرچوں کا نصاب ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق ہمیں بتایا ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ ایک کامل نصاب ہے

جو تمہارے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ ایک اکمل ہدایت نامہ ہے جو قیامت تک تمہارے کام آنے والا ہے اس میں تمام وہ باتیں نصاب کے متعلق پائی جاتی ہیں جن کا ذکر ان دس پرچوں میں کیا گیا ہے اور متقی کے یہ معنے ہیں۔ جو گناہ اور معصیت سے اس لئے بچتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ اس لئے اگر تم یہ چاہتی ہو کہ جب اس کانووکیشن (Convocation) کا وقت آئے اور خدا کے فرشتے یہ اعلان کریں کہ هٰذَا يَوْمُكُمْ یہ تمہارا دن ہے تو اے عزیز بچیو! خدا کرے کہ اس وقت تمہیں اپنے اقوال یا افعال کی وجہ سے اپنے رب کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کانووکیشن (Convocation) کے دن، اس موعود دن جو شخص کامیاب ہونا چاہے اس کو ہم بتاتے ہیں کہ قرآن تمہارا نصاب ہے اور یہ دس پرچے ہیں جو تم نے پاس کرنے ہیں اس کے مطابق تمہارا نتیجہ نکلے گا اس کے مطابق تمہیں جزا ملے گی اور اس جزا کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پختہ اور زندہ تعلق قائم ہو جائیگا جو تمام مسرتوں، خوشیوں اور خوش حالیوں کا سرچشمہ ہے اور ایسی جنت تمہیں دی جائے گی جس سے پھر تم نکلو گے نہیں اور اس رنگ میں تمہیں دی جائیگی کہ جو خواہش بھی تمہارے دلوں میں پیدا ہو گی وہ فوراً پوری کردی جائے گی۔ یعنی اس جزاء کا یہ بھی ایک حصہ ہے کہ یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ کسی نے اسناد لے لیں پھر کانووکیشن (Convocation) منعقد ہوا۔ ایک دن خوشی کا بھی منایا لیکن وہ چاہتا ہے کہ فلاں نیا کارخانہ جو ہے اس میں فلاں نوکری مجھے مل جائے لیکن وہ نوکری نہیں ملتی۔ گویا کچھ اسے مل جاتا ہے اور کچھ نہیں ملتا لیکن وہاں کچھ ملے اور کچھ نہ ملے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ یعنی جو خواہش بھی پیدا ہوگی وہ پوری ہو جائے گی اور اس خواہش سے مراد نیک خواہش ہے کیونکہ وہاں بری خواہش پیدا ہو ہی نہیں سکتی کہ کسی کی جا کر چوری کرو۔ کیونکہ جس چیز کی چوری کی جاتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے جسے کوئی شخص کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل نہ کر سکتا ہو۔ کوئی شخص جس کے گھر میں بہترین بیری کا درخت ہے وہ دوسرے گھر سے بیر چرانے نہیں جایا کرتا۔ یہ چیز تو اسے پہلے ہی حاصل ہوئی ہوتی ہے۔ غرض بد خواہش وہاں پیدا ہی نہیں ہو سکتی ہر گندی خواہش کسی مجبوری کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں نیکیوں کے حصول کے لئے، خوشیوں کو پانے کے لئے اور مسرتوں سے حصہ لینے کے رستہ میں کوئی مجبوری نہیں لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

پس

اے میری عزیز بچیو

جو آج میری مخاطب ہو تمہیں اور ہر اس احمدی کو بھی جس کے کان تک میری یہ آواز پہنچے میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کا دن تمہارے لئے خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ ہی صحیح اور حقیقی معنی میں خوش رکھے۔ لیکن یہ نہ بھولو کہ ایک اور دن بھی ہے جو کانووکیشن (Convocation) سے بہت ملتا جلتا ہے گو اصولی طور پر بہت مختلف بھی ہے اس سے اچھا کوئی اور دن نہیں جس دن فرشتوں کی ملاقات ہوتی ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اس دن امتحان میں پاس ہونے کی ہمیشہ جدوجہد کرتی رہو۔ یہ دس پرچے جو میں نے بتائے ہیں ان کو سامنے رکھو۔ ان کے متعلق قرآن کریم نے جو نصاب ہمارے ہاتھ میں دیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو کہ ہم اپنی تمام تدبیروں، کوششوں، استعدادوں اور طاقتوں کے باوجود کچھ بھی نہیں جب تک کہ تیرا فضل ہمارے شامل حال نہ ہو پس

67

اے ہمارے ربّ

تو خود ہمیں توفیق عطا کر وکہ ہم تیرے منشا کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذاریں اور وہ دن جس کے متعلق تو نے کہا ہے کہ اس دن فرشتے ملیں گے اور اعلان کریں گے کہ

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

اس دن دائیں ہاتھ میں ہماری سند ملے ایک غیر متناہی نزنہات اور غیر متناہی لذات و سرور کا سلسلہ ہمیں حاصل ہو اور اس زندگی کا جو مقصد ہے کہ ایک ابدی تعلق تیرے ساتھ پیدا ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول میں ہم اس وقت کامیاب ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم سب سے ایسا ہی سلوک ہو۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے چندہ ممبری کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چھ ماہ کی آمد میں بجٹ مجوزہ کے لحاظ سے قریباً ۲ ہزار روپے کی کمی ہے۔ تمام نادہندہ لجنات کے نام یاددہانی کے لئے خطوط بھیجے جا چکے ہیں۔ جس لجنہ کو خط ملے وہ فوری طور پر اپنی لجنہ میں بیداری پیدا کر کے چندہ بھجوا دیں۔ پاکستان بھر میں چار سو سے اوپر لجنات قائم ہیں لیکن ان میں سے صرف چالیس پچاس لجنات کی طرف سے ہی چندہ موصول ہوتا ہے۔ اگر ہر لجنہ کی طرف سے چندہ موصول ہو تو ہمارا بجٹ کہیں سے کہیں پہنچ سکتا ہے۔ امید ہے تمام سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فوری طور پر سرگرم عمل ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا بھائی مبارک احمد بوجہ درد معدہ بیمار ہے۔ کھانا کھانے کے بعد قے ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حنیفہ بی بی دارالعلوم غربی ربوہ)

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور مونہہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ مکمل کورس ۵۰-۲ روپے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۱ (رجسٹرڈ)

زندہ قوم کے افراد اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہیں

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔
"زندہ قوموں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے افراد کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے اور جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے ... پس اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہر وقت زندہ رکھو۔"

اگر آپ اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کو قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں تو آپ اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی خاطر اپنے عزیز اموال پیش کرتے رہئے حتیٰ کہ زمین کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے
خریداران کے لئے
ضروری اعلان
خریداران سیٹ کتب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیٹ کتب کی بائیسویں جلد شائع ہو چکی ہے اس سیٹ کے خریداران سے درخواست ہے کہ اپنی جلد دفتر ہذا سے حاصل کریں۔ اگر آپ یہ جلد بذریعہ ڈاک منگوانا چاہتے ہیں تو ہمیں اطلاع کر دیں اس صورت میں محصول ڈاک آپ کے ذمہ ہوگا۔
مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۲۴/۲۳/۳۴

جماعت احمدیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ

۱۔ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی ..... ۵۲ روپے
۲۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ طاہرہ ۴۵ - ۱۱ روپے

ان کے علاوہ دس روپیہ سے کم چندہ دینے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ نور الٰہی صاحب۔ شیخ مبارک احمد۔ عزیزہ امۃ الحی دختر حمید نعیم احمد مرحوم۔ عزیز طارق سہیل صاحب۔ ریاض فرید صاحب۔ صبیحہ جمال صاحبہ۔ نگہت سلطانہ صاحبہ۔ طاہر جمشید مجھو صاحب۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب کے لئے دعا کی درخواست

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ کی بیگم صاحبہ نے مطلع فرمایا ہے کہ ان کے میاں مکرم مہاشہ صاحب موصوف پانچ چھ دن سے بہت بیمار ہیں بعض دفعہ بخار نہایت شدت اختیار کر جاتا ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ قارئین کرام سے ان کی جلد صحت یابی اور خیر و برکت والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار بشیر احمد
وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
مثلاً حسب ذیل کوالٹی (۱) ساکٹ و سوئچ کمبائنڈ ۱۵ ایمپئرز تھری پن پورسلین
(۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپئرز تھری پن - (۳) ساکٹ ۱۵ ایمپئرز تھری پن پورسلین
(۴) ساکٹ ۵ - ایمپئرز دو پن پورسلین وغیرہ۔
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ ۲

SYMBOL OF QUALITY
SSI

اکسیر اپھارہ
نئے ایک پیکٹ سے جانوروں کا خطرناک اپھارہ فوراً غائب ہو جاتا ہے بند پیکٹوں میں یہ دوا ۲۰ سال تک محفوظ رہتی ہے غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
متصل ڈاکخانہ ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے
وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بٹھانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈا ہے۔ ناظم۔ سعید اللہ خان

ملبوسات موسم گرما
ہم خوشی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ میسرز
السدید ٹریڈرز
۲۳۔ نسبت روڈ لاہور
کی تیار کردہ جمشید ریڈی میڈ شرٹس بوشرٹس اور سپورٹ شرٹس وغیرہ کا تازہ سٹاک دیدہ زیب پختہ رنگوں میں ہماری دکان پر موجود ہے اپنی ضروریات کے لئے رجوع فرمائیں
شاہد کلاتھ ہاؤس (غلہ منڈی) ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
مینیجر
سے
خط و کتابت کیا کریں۔

ہر قسم کی عمدہ عمارتی لکڑی اندازاً نرخوں پر خریدئیے
ملک ناصر احمد اینڈ کمپنی
ہر جریٹس ۲/۲ نیو ٹمبر مارکیٹ
نزد بجلی گھر سپہ راوی روڈ لاہور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ دوپہر	۱-۰۰ بعد دوپہر	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۲-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	۴-۱۵	۹-۲۰	۲-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل کریں۔
محمد علی ظفر برائے مینیجر

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج، دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰/- روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شربت خانہ ساز سب کے لئے یکساں مفید
کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی فخریہ پیشکش
فی شیشی ۲ روپے

قرآنی حقائق بیان کرنے والا ماہنامہ
الفرقان ربوہ
تبلیغی وعلمی مجلہ
جو قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء جالندھری ہیں۔
سالانہ چندہ: صرف ۶ روپے
مینیجر الفرقان ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

پاکستان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)
اطباء، ڈاکٹر، رؤسا، اور امراء اور ہزاروں زندگی ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو تجربہ اشتہار نہیں ... ایکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی
بوڑھوں اور کمزور نوجوانوں کے لئے ... علاج
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

(دوا ملنے کا پتہ) شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہر احمدی کے لئے مرکز کی ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ: صرف ۲ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ ۱۵ روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۲۸

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتال، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ ساڑی سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس ۲۰ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ۔ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے یہ شکایت موصول ہونے پر کہ انہیں پرچہ باقاعدہ نہیں پہنچتا ان کا پرچہ پوسٹل سرٹیفکیٹ پر بھجوانا شروع کر دیا جاتا ہے ایسے پرچہ پر سرخ نشان دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر احباب سرخ نشان کے بارہ میں سمجھ لیتے ہیں کہ یہ چندہ ختم ہونے کا نشان ہے اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ سرخ نشان چندہ ختم ہونے کا نہیں ہے۔ مینیجر الفضل ربوہ

۷۰ فیصدی کمیشن!
آفتابی سلاجیت
بوڑھوں کے درد اعضاء انداز کے لئے
ضعف اعصاب و کمزوری کے لئے
قدرتی سلاجیت اکسیر ہے۔ خوراک ۲، ۳ ... ملنے کا پتہ: جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ

لاہور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان
جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صدری کلاہ پٹی، ملائی، سیٹ بستر، فرشی دریاں، کھیس، تولیہ، جانماز، شلوک اور پاپوش مل سکتے ہیں
وہ ہے صرف ٹرلی ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر اندرون بازار لاہور

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

احباب ہمیشہ ہی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ تک
عباسیہ
ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ
بسوں میں سفر کیجئے

خوبصورت اور مضبوط دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کی جملہ امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۲ر اپریل تا ۱۹ر اپریل ۱۹۶۸ء

۱۔ ربوہ ۱۹۔ اپریل اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بالعموم اچھی رہی لیکن ۱۷ر اپریل کو حضور کو پیٹ درد اور پیچش کی تکلیف ہوگئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔
"میرے بھتیجے میرے چھوٹے بھائی صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضؓ کے منجھلے لڑکے کی بیگم نصیرہ بیگم جو عزیزم مرزا عزیز احمد کی لڑکی ہیں کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ اب علالت طول پکڑ گئی ہے اور پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ڈاکٹر اب تک مرض کو پا نہیں سکے جس سے بہت فکر ہے ظفر احمد اتنی دور بیٹھے ہیں ڈھاکہ میں سب عزیزوں سے دور اور بہت پریشان ہیں احباب جماعت سے خاص طور پر اور التزام سے عزیزہ نصیرہ بیگم ظفر احمد کے لئے دعاؤں کی التجا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے اور مرض کوئی خطرناک صورت اختیار نہ کرے۔"

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا گیا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۷ر اپریل ۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ حضور اس اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔
۱۔ محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج "الہام قمری میں مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ ان کو ہلاک کریں" (تذکرہ صفحہ ۴۲۴)
۲۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ "تحریف بائیبل کی تاریخ"
۳۔ محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال "ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام" احباب کو چاہیئے کہ بکثرت شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔
انشاء اللہ العزیز آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے بھی مستفیض ہونے کا موقعہ ملے گا۔ (خاکسار ابوالعطاء)

۴۔ مورخہ ۱۴ر اپریل بروز اتوار محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایم بی بی ایس کی شادی کی تقریب عمل میں آئی ان کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ پر محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی صاحبزادی محترمہ امۃ الرقیب بیگم صاحبہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔
تقریب رخصتانہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی کوٹھی پر عمل میں آئی جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ حضرت مسیح موعود، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

---

۵ مورخہ ۱۶ر اپریل کو بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانے پر اہتمام فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

۶۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس ۲۶۔ اپریل بروز جمعہ سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ نصاب ترجمہ قرآن مجید احادیث کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسائل فقہ عقائد جماعت احمدیہ اور عربی زبان پر مشتمل ہے۔ افتتاحی اور اختتامی خطاب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ علماء و بزرگان سلسلہ وقتاً فوقتاً شامل ہونے والے طلباء سے خطاب فرمائیں گے مرکز سلسلہ میں قیام خلیفہ وقت کے ارشادات سننے اور دینی تعلیم کے حصول کا یہ ایک نہایت ہی عمدہ موقعہ ہے چاہیئے کہ ہر مجلس سے نمائندہ خدام اس کلاس میں شامل ہوں وہ نوجوان جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کو تو خصوصیت سے اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے۔

ربوہ کے خدام کے لئے امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ

اس سہ ماہی میں ربوہ کے خدام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب کا نصاب مقرر ہے:۔

۱۔ برکات الدعاء ۲۔ کشتی نوح

یہ امتحان بتاریخ ۱۷ر مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب ہر حلقہ کی مسجد میں منعقد ہوگا اس امتحان میں ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت کتب کا مطالعہ بلند کردار اور روحانی ترقیات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ تمام مقامی خدام ذوق شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

شعبہ ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا پہلا امتحان ۲۶ر مئی ۱۹۶۸ء کو منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اطلاع دیں کہ بڑے گروپ کے لئے کتنے پرچے بھجوائے جائیں اسیطرح چھوٹے گروپ کے لئے کتنے پرچے چاہئیں۔
نصاب امتحان بڑا گروپ: کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ (نصف اوّل)
دعائے قنوت باترجمہ۔ قرآن کریم دوسرا پارہ باترجمہ نصف اوّل، درثمین کی پہلی دو نظمیں۔
نصاب امتحان چھوٹا گروپ:۔
راہ ایمان کتاب (نصف اوّل)، سورہ فاتحہ باترجمہ، سوکر اٹھنے کی دعا۔ کشتی پر بیٹھنے کی دعا کلام محمود کی نظم "یہ میرا خدا ہے"

(سیکرٹری ناصرات)

زعماء صاحبان مجلس انصار اللہ
کی خدمت میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "تحریک وقف عارضی" نہایت بابرکت تحریک ہے ممبران انصار اللہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں اور زعماء کرام اپنی ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر فرمادیں کہ کتنے احباب نے اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ فرمایا جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد تعلیم و اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)